123358 - سیاحتی سفر پر اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے کر جاتا اور اس کے سفر پر طلاق کو معلق کر دیا! احکام اور نصیحتیں

سوال

میرے خاوند نے میرے ملك سے باہر سفر پر جانے سے تین طلاق کو معلق کر دیا ہے کہ اگر سفر پر گئی تو تجھے طلاق اور اس کی نیت طلاق کی ہے، وہ خود ہر سال اپنے دوست و احباب کے ساتھ سیاحتی سفر پر جاتا اور کہتا ہے کہ وہاں بہت فتنہ و فساد ہے، اور میں ایك غیرت مند آدمی ہوں، اور میں مرد ہوں اس لیے وہاں جانے میں کوئی مانع نہیں، حالانکہ وہ طبعی جگہوں پر جاتا ہے لیکن مجھے اور بچوں کو سیر و تفریح پر لے جانے سے انکار کرتا ہے، حتی کہ یہاں سعودیہ میں بھی نہیں لے کر جاتا.

بلکہ جواب یہ دیتا ہے میں تمہیں اختلاط والی جگہوں پر نہیں لے جانا چاہتا، میں تو اس سے بحث کرکے تھك گئی ہوں وہ کہتا ہے میں ہر برس ایك ماہ کے لیے سیر و تفریح پر جاتا ہوں کیا یہ جائز ہے کہ مجھ پر اللہ کی جانب سے حلال کردہ سیاحت کو حرام کر دیا جائے، وہ جب چاہتا ہے چلا جاتا ہے.

حالانکہ وہ نماز کا بھی پابند ہے، اور ہمارے پاس ڈش بھی نہیں اور نہ ہی وہ گانے سنتا ہے، کیا اسے حق حاصل ہے کہ وہ مجھے میری مرضی کے بغیر میرے میکے چھوڑ کر چلا جائے ؟

مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ کیا کروں ؟

اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھ اور اس سے غفلت کو دور کرے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم سوال نمبر (111934) اور (133342) کے جوابات میں کفریہ اور فسق و فجور والے ممالك میں سیر و سیاحت پر جانے کا حکم بیان کر چکے ہیں کہ یہ حرام ہے، اس لیے برائے مہربانی آپ ان جوابات کا مطالعہ کریں.

اور مرد و عورت کے مابین اس حکم میں کوئی فرق نہیں اور پھر آپ کے خاوند کا آپ کے بغیر جانے کا یہ معنی نہیں کہ وہ آپ کو فتنے سے بچائیگا، بلکہ کسی شخص کا بغیر بیوی کے جانا ہی اسے فتنہ میں ڈالنے کا باعث ہے، کیونکہ اگر اس نے ان ممالك میں فتنہ و فساد اور عریانی دیکھی اور شہوت بھڑك اٹھی تو اس کی بیوی تو اس کی شہوت کی آگ ٹھنڈی کریگی.

اس لیے آپ کا خاوند جو اعتقاد رکھتا ہے کہ ۔ آپ کو ان ممالك میں نہ لے جانا افضل ہے ۔ اس کی یہ سوچ غلط ہے، بہر حال حکم عام ہے، اور حکم مرد و عورت سب کوشامل ہے، اس لیے آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کے ملکوں میں جانا جائز نہیں، اور آپ کے لیے اپنے اور اولاد کے لیے بھی اس سے یہ مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ حرام ہے، اور پھر فتنہ و فساد اور برائی دیکھنے کا باعث بنتا ہے.

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیںکہ وہ آپ کے ساتھ جانے کی رغبت اور سیر و سیاحت کو اگر جمع کرنا چاہتا ہے تو وہ سعودی عرب میں ہی کوئی سیاحتی جگہ کا انتخاب کر کے وہاں چلا جائے جو دینی التزام کرنےوالے خاندانوں کے شایان شان ہے اور جہاں وہ برائیاں نہیں جو دوسرے ممالك میں پائی جاتی ہیں اور اس کے لیے بیوی کو تصویری بھی نہیں بنانا پڑتی یا اس میں بیوی کو اجنبی بھی نہیں دیکھتے کیونکہ جب دوسرے ملك جانا ہو تو اجنبی مرد عورت کو دیکھتے ہیں.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اسی طرح میں طالب علموں کے ذمہ داران کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں کی خاص حفاظت کریں، اور باہر کے ملك جانے کا مطالبہ تسلیم نہ کریں؛ کیونکہ اس میں ان کے دین اور اخلاق اور ان کے ملك بہت سارا نقصان اور ضرر ہوتا ہے ۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۔ الحمد للہ ہمارے ملك میں ہر قسم کی تعلیم پائی جاتی ہے جو باہر جانے سے مستغنی کر دیتی ہے.

اور الحمد للہ ہمارے ملك میں سیر و تفریح کی بہت ساری جگہیں ہیں اور دوسروں سے مستغنی کر دیتی ہیں، جس سے مطلب بھی پورا ہو جاتا ہے اور پھر ہمارے نوجوان خطرے سے بھی محفوظ رہتے ہیں، اور انہیں کسی خطرناك انجام اور تھکاوٹ سے بھی دوچار نہیں ہونا پڑتا، اور ان مشکلات سے بھی محفوظ رہتے ہیں جو دوسرے ملك جانے میں پیدا ہوتی ہیں.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (4 / 194).

اور یہاں ایك اور معاملہ بھی ہے وہ یہ کہ: یہ چھٹیاں زمینی راستے سے گاؤں اور مختلف بستیوں سے ہوتے ہوئے اپنے رشتہ داروں سے ملاقات میں صرف کی جائیں تو اس سے سیر و تفریح بھی ہوگی اور صلہ رحمی کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور دوست و احباب سے ملاقات بھی.

اور ہم اس سب سے بھی بہت بڑی نصیحت آپ کو یہ کرنا چاہتے تھے کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ عمرہ پر چلے جائیں، لیکن ہم نے آپ کا تعارف پڑھا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ ہم مکہ مکرمہ کے رہائشی ہیں جس کی بنا پر ہم نے اس نصیحت کو چھوڑ دیا، امید ہے یہ آپ کے علاوہ دوسروں کے لیے نصیحت ہوگی جو مباح سیر و

سیاحت کرنا چاہتے ہیں اور اجروثواب بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اپنے رب کی ناراضگی سے دور رہنے کی کوشش میں ہوں.

ہم خاوند اور بیوی سے امید کرتے ہیں کہ وہ سوال نمبر (87846) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں گے، کیونکہ اس میں سیر و سیاحت کے وسیع مفہوم کی تفصیل اور اس کی اقسام اور احکام بیان کیے گئے ہیں.

اور ہم اپنی سوال کرنے والی بہن کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر خاوند ہماری نصیحت قبول نہیں کرتا اور وہ باہر جانے پرمصر رہتا ہے تو یہ چیز آپ کے لیے اس کے ساتھ جانے کے مطالبہ کو مباح نہیں کریگی؛ کیونکہ خاوند کی معصیت و نافرمان بیوی کے لیے عذر نہیں بن سکتی کہ وہ بھی اسی معصیت کا ارتکاب کرنا شروع کر دے، یہ مسئلہ کوئی قرض یا قصاص والا نہیں کہ اس کا مطالبہ کیا جائے، بلکہ یہ تو اللہ جل جلالہ کی حرمت اور اس کے دین و شریعت کا مسئلہ ہے، اگر خاوند آپ کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرتا ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ اچھائی و بھلائی کریں، اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو پھر آپ اس برائی سے اجتناب کریں، اور یہ مت بھولیں کہ آپ کے خاوند نے آپ کے ملك سے باہر جانے پر طلاق معلق کر رکھی ہے، امید ہے کہ یہ چیز آپ کے لیے اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جانے پر اصرار کرنے سے باز رکھنے کا باعث بنے، اور صرف سعودیہ میں ہی سیر و سیاحت پر کفائت ہو؛ کہ کہیں طلاق ہی واقع نہ ہو جائے.

اور یہ ایك اور خرابی ہے جو پہلی خرابیوں کی فہرست میں زیادہ کی جا سکتی ہے جو ملك سے باہر جانے میں پیدا ہونگی.

دوم:

آپ کے سفر کرنے پر طلاق معلق کرنے کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ اگر آپ نے ملك سے باہر سفر کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی جیسا کہ آپ کے خاوند نے بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا؛ کیونکہ آپ کے خاوند نے طلاق کی نیت کر رکھی ہے جیسا کہ آپ بیان کر رہی ہیں.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (104614) اور (39941) اور (82400) کے جوابات کا مطالعہ کریں، اور ایك ہی وقت میں تین طلاق سے ایك طلاع واقع ہوگی، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (96194) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اگر وہ اپنی رائے تبدیل کر کے آپ کو سفر کی اجازت دے دے تو پھر بھی اس کی استطاعت میں اس معلق طلاق سے رجوع کرنا ممکن نہیں، اس کے لیے آپ مستقل فتاوی کمیٹی کا فتوی پڑھنے کے لیے سوال نمبر (43481) کے جواب کا مطالعہ کریں.

والله اعلم.